© rasailojaraid.com

تلخیص و ترجمہ

غدر سے پہلے کے چند اردو اخبارات

ذیل میں اس مقالہ کا ملخص ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جو مسٹر قاسم محسن لال نے انڈین ہسٹاریکل ریکارڈس کمیشن کے اجلاس منعقدہ ٹریونڈرم میں پڑھا تھا۔ "برہان"

ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی کا مضمون "غدر ۵۷ء سے پہلے کے دو دہلی کے اخبارات" کو دیکھ کر چند ایسے اور اخبارات میرے ذہن میں آئے جو اس وقت میرے محترم دوست ڈاکٹر زور کے پاس "ادارہ ادبیات اردو" میں موجود ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے مجھے اس مضمون کے سلسلہ میں ان سے استفادہ کا موقع دیا۔

اس مضمون میں ۱۸۵۷ء سے پہلے کے صرف چار اخباروں کا تذکرہ کروں گا جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) جامع الاخبار۔ (۲) فوائد الناظرین۔ (۳) قران السعدین۔ (۴) دہلی اردو اخبار۔

جامع الاخبار | یہ اخبار سفید دبیز کاغذ پر شائع ہوتا تھا اور آٹھ صفحات پر مشتمل تھا۔ ہر صفحہ میں دو کالم ہوتے تھے۔ اس میں اڈیٹر کا نام نہیں ہے لیکن آخر صفحہ میں ناشر کا نام سید رحمت اللہ درج ہے۔ چندہ ماہانہ ایک روپیہ تھا اور بہرام جنگ کے باغ مدراس سے شائع ہوتا تھا۔

ڈاکٹر زور کے پاس ۱۸۵۲ء اور اس کے بعد کے بہت سے پرچے موجود ہیں۔ اس اخبار میں مقامی مدراس کونسل کی خبروں کو بڑی نمایاں حیثیت دی جاتی تھی۔ اس میں مدراس گورنمنٹ کے فوجی اور دیوانی احکام بھی شائع ہوتے تھے۔ اور بڑے بڑے حکام کی آمد و روانگی اور دوسرے اعلانات خصوصی وغیرہ درج ہوتے تھے۔

© rasailojaraid.com

میڈیکل کالج کلکتہ کے قیام کے لئے حکومت نے جب ڈھائی لاکھ روپیہ منظور کیا تھا تو اس اخبار کے افتتاحیہ میں اس کا خیر مقدم کیا گیا تھا۔ دوسری اہم خبر یہ تھی کہ ناظم بنگال نے "سلطان البحر" نامی جہاز کی تعمیر مکمل کر لی ہے۔ بیرونی ممالک کی خبریں بھی ضرور ہوتی تھیں۔ روسی خطرہ کا تذکرہ خاص طور پر ہوتا تھا۔ مشرق وسطیٰ کی خبریں بھی ہوتی تھیں۔ لیکن خبروں کا زیادہ حصہ ہندوستانی ریاستوں مثلاً حیدرآباد، دارکوٹ اندور کی نذر ہوتا تھا۔ اس اخبار کی دوسری خصوصیت یہ تھی کہ دوسرے اخباروں مثلاً ٹیلیگراف، Courier، فرینڈ آف انڈیا، بمبئی گزٹ اور لاہور کرانیکل وغیرہ کی خبروں کے حوالے بھی ہوتے تھے۔

فوائد الناظرین | یہ اخبار ہر دوسرے ہفتہ شائع ہوتا تھا۔ اس کا ماہانہ چندہ علاوہ محصول ڈاک ۸ تھا اس کے صفحات بھی دو کالم پر مشتمل ہوتے تھے۔ اس کے ناشر رامچندر راؤ اور سید اشرف علی واسطی تھے اور مطبع العلوم دہلی میں چھپتا تھا۔ ۱۸۴۲ء میں محمد باقر صاحب کی جائے رہائش سے شائع ہوتا اور پنڈت موتی لال کے چھاپہ خانہ میں طبع ہوتا تھا۔ ڈاکٹر زور کے پاس ۱۸۵۲ء اور ۱۸۴۵ء اور ۱۸۴۲ء کے چند پرچے ہیں۔

اس اخبار میں بھی ہندوستان اور بیرونی ممالک کی خبریں ہوتی تھیں۔ ہر سال کے پہلے پرچہ میں سال گذشتہ پر اڈیٹر کی طرف سے ایک ریویو ہوتا تھا۔ جیسے جنوری ۱۸۵۲ء کے پہلے پرچہ میں سالِ گذشتہ یعنی ۱۸۵۱ء کے اہم اور سال بھر کی دنیا کی بڑی بڑی اور اہم خبروں کا خلاصہ درج ہوتا تھا۔ ان اہم خبروں میں سے چند یہ ہیں۔ ملراج کی سرگرمیاں اور اس کی موت، قسطنطنیہ میں زلزلہ، کلکتہ سے ۸۰ میل تک ایک ریلوے لائن کی تعمیر، ملراج پر جو نوٹ ہے اس میں ملتان کے محاصرہ۔ اس کی گرفتاری، کلکتہ کو اس کی روانگی اور علالت اور واپسی کے وقت جہاز پر اس کی موت۔ قسطنطنیہ کے زلزلہ کے ہولناک نتائج کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس زلزلہ سے جو ترک اور یونانی ہلاک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوگئے ان کی مجموعی تعداد ۱۸۲ ہے۔ ان لوگوں کے علاوہ جو زخمی ملبہ کے نیچے سے بچالیے گئے ان کی تعداد بھی لکھی گئی ہے۔

اس اخبار کا ایک نامہ نگار کلکتہ سے لکھنؤ ہوتا ہوا کراچی آیا تھا۔ اس نے اپنا سفرنامہ لکھا تھا وہ بھی بالاقساط اس اخبار میں شائع ہوتا رہا۔ سفرنامہ میں نامہ نگار نے اودھ سے متعلق اپنی جو معلومات قلمبند کی ہیں وہ بہت مفید اور اہم ہیں۔ اسی سلسلہ میں واجد علی شاہ اور ان کے وزیر اعظم کا تذکرہ۔ ان کے عیش وعشرت اور کردار وعمل کا اور اس زمانہ کی لکھنؤ کی سوسائٹی اور وہاں کے عام معاشرتی حالات کا بیان دلچسپ اور مفید معلومات کا حامل ہے۔ نامہ نگار اودھ کے دوسرے حلقوں اور علاقوں میں بھی گیا ہے اور وہ ان سب کی آبادی، معاشی حالات، بارش، فصل، بازار، اجناس کے نرخ اور آمدورفت کے اخراجات وغیرہ کا تذکرہ تفصیل سے کرتا ہے۔ ایک دوسرے نامہ نگار نے کلکتہ کی عمارتوں آثار قدیمہ۔ کالجوں اور سیرگاہوں کی تفصیل لکھی ہے۔ اس اخبار کی ایک بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں مشہور اشخاص کی تصویریں اور مختلف مقامات کے نقشے بھی ہوتے تھے جو اکثر وبیشتر لندن ویکلی ٹائمز سے ماخوذ ہوتے تھے۔

قرآن السعدین | یہ اخبار تین صفحات کا ہوتا تھا۔ ابتدائی اشاعتوں میں صفحات کالم پر تقسیم نہیں ہوتے تھے لیکن پھر اس کا التزام ہونے لگا تھا۔ اس کے ناشر پنڈت دھرم نرائن تھے۔ مطبع العلوم میں چھپتا تھا جو کشمیری گیٹ کے قریب واقع تھا بعد میں اس کے ناشر کریم بخش ہوگئے تھے۔ اس اخبار میں اس کے کاتب کا نام گنگا رام بھی موجود ہے۔ اس کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس دور میں بھی لکھائی اور چھپائی دونوں کا انتظام و اہتمام بہت معقول اور پسندیدہ تھا۔ یہ اخبار ہفتہ وار تھا۔ بارہ برس تک زندہ رہا۔ اس میں دلی کی مفصل خبریں ہوتی تھیں۔ مثلاً مغل بادشاہ کی سرگرمیاں۔ دربار کا انعقاد۔ ان سب کا تذکرہ تاریخ وار ہوتا تھا کبھی کبھی بادشاہ کا کلام بھی زینتِ صفحات بنتا تھا۔ ۱۸۵۵ء میں بادشاہ کی مختصر علالت کے بعد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صحت یابی کے سلسلہ میں ۱۰ر جولائی سے ۱۸ر جولائی تک جو جشن منایا گیا تھا اس کا تذکرہ بھی ہے۔ دوسری اہم خبر مہاراجہ کے مقدمہ کی ہے۔ جو ۳۰ر مئی ۱۸۴۹ء کو پیش ہوا تھا۔ دوسری اہم خبر گجرات کی جنگ سے متعلق تھی لارڈ آکلینڈ اور لارڈ ایلن برو کا انتقال ہوا تو ان دونوں کی خبر وفات کے ساتھ ساتھ ان کے سوانح اور ان کے اخلاق و کردار اور کارناموں اور سرگرمیوں سے متعلق ایک مضمون بھی شائع ہوا تھا۔ سکھوں کی لڑائی اور میدان جنگ کی تفصیلات بھی درج ہوتی تھیں۔ اشتہارات۔ خریداروں کی فہرست، مطبوعہ کتابوں پر تبصرہ۔ یہ سب چیزیں بھی اس اخبار میں نظر آتی ہیں۔ اڈیٹر صاحب نے کتاب "عجائب روزگار" کے حوالے بکثرت دیئے ہیں۔ اس کی چھپائی دیدہ زیب ہوتی تھی اور تصویریں بھی شائع ہوتی تھیں۔ اس میں مضامین سائنس کے تراجم اور ادبی دلچسپی کی خبریں بھی ہوتی تھیں۔ پالیسی حکومت کی موافقت اور نوجوان طبقہ کی حمایت تھی۔

دہلی اردو اخبار یہ ایک بڑے سائز کا اخبار تھا جو ہر اتوار کو شائع ہوتا تھا۔ ناشر کا نام محمد حسین تھا۔ یہ اخبار اپنے اصول صحافت، بے لاگ اور غیر جانبدارانہ تنقید کے لحاظ سے بلند معیار رکھتا تھا۔ زبان میں وہی ۱۸۵۷ء سے پہلے کی زبان کا رنگ تھا۔ اس اخبار میں ہر ہفتہ ایک بلیٹن بھی ہوتا تھا جو قلعہ سے شائع ہوتا تھا۔ اس میں بادشاہ کی صحت۔ نئے نئے مشاغل اور دربار وغیرہ کی تفصیلات مندرج ہوتی تھیں۔ ہر اشاعت میں بادشاہ کی ایک غزل بھی شریک اشاعت ہوتی تھی۔ ملک الشعراء خاقانی ہند استاذ ابراہیم ذوق کے انتقال پر ملال کی خبر اس اخبار کی اشاعت مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۸۵۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس حادثہ پر بادشاہ اور دوسرے لوگوں نے جو مرثیے لکھے تھے وہ اور ان کے علاوہ استاد مرحوم کے سوانح بھی اس میں چھپے تھے۔ ایک مرتبہ بڑی اہم چیز جو اس میں شائع ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ شہزادوں نے اپنے دستخطوں سے بادشاہ کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی تھی جس میں مرزا جوان بخت کی معافی کی التجا کی گئی تھی۔ (م۔ح)

© rasailojaraid.com